

## 170562-کیا بیوی کے سیلیوں سے تعلقات میں خاوند خل اندازی کر سکتا ہے؟

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا خاوند کو شرعی طور پر بیوی کے سیلیاں بنانے میں دخل اندازی کا حق حاصل ہے؟ اور کیا اس کی قرآن و سنت میں کوئی دلیل ملتی ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

شادی شدہ عورت کی سیلیوں کا ہونا ایک طبعی امر ہے کیونکہ شادی سے پہلے عورت کی سیلیاں ضرور ہوتی ہیں شریعت اسلامیہ میں مطلقاً کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر سیلیاں بنانے سے منع کرتی ہو۔ بلکہ اصولی طور پر اس کے تعلقات شادی کے بعد بھی ویسے ہی رہیں گے جیسے پہلے تھے کہ اپنی سیلیوں سے میل جوں رکھے گی اور سیلیاں اسے گھر میں ملنے بھی آئیں گی عورت ان کی ضیافت کا اہتمام بھی کرے گی؛ صحابیات بلکہ امہات المؤمنین بھی ایسا کیا کرتی تھیں۔

چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھانی اور میرے گھر تشریف لائے تو میرے پاس بھی حرام کی انصاری عورت تین بیٹھی ہوئی تھیں" صحیح بخاری حدیث نمبر (1233) صحیح مسلم حدیث نمبر (834)۔

دیکھیں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ان کی سیلیاں تھیں، پھر ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حدیث میں ظہر کی دو سنتیں فنا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

دلائل توبت میں لیکن اوپر بیان کردہ ہی کافی ہے، بلکہ اصولی طور پر یہی ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی کی سیلیوں کی عزت و تحریم کرنی چاہیے؛ چاہے بیوی فوت ہو چکی ہو کیونکہ سنت نبوی میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھانی جتی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کھاتی تھی، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں تھا، وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بہت زیادہ یاد کرتے تھے، اور بعض اوقات تو بھری ذنکر کرتے اور اس کا گوشت بنانے کر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک بار میں نے کہا: لختا ہے کہ دنیا میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت ہی نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خدیجہ؛ خدیجہ ہی تھی! اور ان سے میری اولاد بھی ہوئی) صحیح بخاری حدیث نمبر (3607) صحیح مسلم حدیث نمبر (2435)۔

دوم:

ہم جو کچھ اور بیان کرچکے ہیں وہ خاوند کی اطاعت سے متسادم بھی نہیں ہے، کہ اگر خاوند یوی کو کسی سیلی سے تعلقات مقطوع کرنے کا حکم دیتا ہے، یا کسی کو ملنے سے منع کرتا ہے تو یوی کو اطاعت کرنی چاہیے؛ کیونکہ مرد کو گھر میں حق نگرانی اور حق حکمرانی حاصل ہے وہ اپنی رعایا پر حاکم ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**إِنَّ الرِّجَالَ قَوْمٌ مِّنْ أَنْشَاءٍ هُنَّا فَضْلٌ لِّلَّهِ لَيَعْصِمُنَّ مَلِكٌ إِنَّمَا يَعْصِيَنَّهُ بَعْضٌ وَّهُنَّا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ۔**

ترجمہ : مرد عورتوں پر حاکم و نگران ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں [الناء : 34]۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اور مردا پہنچنے کا ذمہ دار اور نگران ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارے میں جواب دینا ہوگا) صحیح بخاری : (853) صحیح مسلم : (1829)۔

یوی کو خاوند کے گھر میں اسے داخل کرنے کی اجازت نہیں جسے خاوند نے داخل ہونے سے منع کر دیا ہوا اور اسی طرح یوی خاوند کے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکل سکتی، چاہے خاوند اسے اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے سے بھی روک دے تو یوی کو رک جانا چاہیے۔ یہ ہو سکتا ہے خاوند اپنے اس فیصلے میں ظالم ہو تو اس کا گناہ خاوند کو ہی ہو گا، اور اگر اس کا فیصلہ صحیح ہو تو اسے ثواب ملے گا۔ ہر حال یوی کو ہر صورت میں خاوند کی اطاعت کرنی چاہیے، کیونکہ عقائد عورت اپنے خاوند کو کھو کر کسی عورت کو سیلی نہیں بناتے گی کہ وہ کسی عورت کو اپنے خاوند پر ترجیح دے کر اپنے بنتے بستے گھر، خاوند اور پچوں کو چھوڑ دے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو؛ کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت سے حاصل کیا اور ان کی شر مگاہوں کو اللہ کے کلمہ سے حلال جانا ہے، اور تمہارا ان عورتوں پر حق ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے تمہارے بستر پر بیٹھنے بھی نہ دیں، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بلکی مارکی سزا دو، اور انہیں لباس و ننان و نفقة اچھے طریقے سے حاصل کرنے کا حق حاصل ہے"۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)

اس منع کرنے کا یہ معنی نہیں کہ خاوند یوی کی سیلی کی اخلاقیات یا دینداری پر قدغن لگا رہا ہے، کیونکہ مصلحت اور خرابی کی کسی ایک وجہات ہوتی ہے، اور ہو سکتا ہے یہ وجہات یوی کے لیے واضح نہ ہوں۔

لیکن اگر خاوند یوی کی سیلی کے اخلاق یا دینی حالت کو واضح کرتا ہے تو اس میں مستہ واضح ہے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

آپ مزید معلومات اور فائدہ کے لیے سوال نمبر (112048) اور (10680) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم